از عدالتِ عظمیٰ

ریاست ایم۔پی۔

بنام

بھوپیندر سنگھ

تاریخ فیصلہ: 7 جنوری 2000

[ایس پی بھروچا اور سعید شاہ محمد قادری، جسٹس صاحبان]

دھماکہ خیز مواد ایکٹ، 1908: دفعہ 7۔

دھماکہ خیز مواد ایکٹ - کے تحت قانونی چارہ جوئی - رضامندی درکار - رضامندی کو صحیح طریقے سے حاصل کرنے کی ضرورت- رضامندی دینے کا اختیار - مرکزی حکومت کی طرف سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو تفویض کردہ- ریاستی حکومت کی طرف سے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو مزید تفویض - ناقابل اجازت قرار دیا گیا - اختیارات کی تفویض- انتظامی قانون۔

ہری چند اگروال بنام بٹالہ انجینئرنگ کمپنی لمیٹڈ، اے آئی آر (1969) ایس سی 483 کا حوالہ دیا گیا۔

فوجداری اپیل کا دایرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 21 سال 2000

1997 کے سی آر ایل آر نمبر 199 میں مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے 21.5.98 کے فیصلے اور حکم سے۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:16
I attest to the accuracy and integrity of this document

اپیل کنندہ کی طرف سے کے این شکلا، پرکاش جھا، رندھیر جین اور اوماناتھ سنگھ۔

جواب دہندہ کے لیے ڈاکٹر ٹی این سنگھ، بی سی بروا اور اویجیت بھٹاچارجی۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔

جواب دہندہ کو 17 فروری 1977 کو گرفتار کیا گیا تھا اور یہ اپیل کنندہ کا معاملہ ہے کہ اس کے قبضے سے ڈیٹونیٹر ملے تھے۔ دھماکہ خیز مواد ایکٹ 1908 ("مذکورہ ایکٹ") کی دفعات 4 اور 5 کی دفعات کے تحت ان کے خلاف فرد جُرم دائر کی گئی تھی۔ نوٹس لیا گیا اور مقدمہ کچھ حد تک آگے بڑھا۔ اس کے بعد جواب دہندہ نے مدھیہ پردیش کی عدالت عالیہ کے سامنے ایک نظر ثانی کی درخواست دائر کی جس میں کہا گیا کہ مرکزی حکومت کی رضامندی جو مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت ضروری تھی، مناسب طریقے سے حاصل نہیں کی گئی تھی۔ عدالت عالیہ نے جواب دہندہ دلیل کو قبول کر لیا اور اس کے خلاف کارروائی کو کالعدم قرار دے دیا۔ ریاست مدھیہ پردیش اپیل میں ہے۔

مذکورہ ایکٹ کے تحت قانونی چارہ جوئی کے لیے، مرکزی حکومت کی رضامندی اس کی دفعہ 7 کی دفعات کی بنا پر ضروری ہے۔ 2 دسمبر 1978 کے نوٹیفکیشن کے ذریعے مرکزی حکومت نے دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ ریاست مدھیہ پردیش میں ضلع مجسٹریٹ کو مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت اپنے کام سونپے۔

جواب دہندہ کے خلاف قانونی کارروائی کے لیے رضامندی متعلقہ ضلع کے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے دی تھی اور اس سلسلے میں، اپیل کنندہ کی جانب سے، اپیل کنندہ کی طرف سے 24 اپریل 1995 کو جاری کردہ ایک نوٹیفکیشن پر انحصار کیا گیا تھا جس کے تحت اس نے جوائنٹ کلکٹر اور ایگزیکٹو مجسٹریٹ کو ضلع گوالیار کے لیے ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے طور پر مقرر کیا اور ہدایت کی کہ وہ "مذکورہ ضابطہ اخلاق

Basharat Saleem
2025.06.27 14:16
I attest to the accuracy and
integrity of this document

(فوجداری ضابطہ اخلاق) کے تحت یا فی الحال نافذ کسی دوسرے قانون کے تحت ضلع مجسٹریٹ کے اختیارات کا استعمال کرے۔" اپیل کنندہ کی جانب سے درخواست یہ ہے کہ مؤخر الذکر نوٹیفکیشن کی وجہ سے مرکزی حکومت کی طرف سے ضلع مجسٹریٹ کو تفویض کردہ مذکورہ ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت اختیار اب ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو تفویض کر دیا گیا تھا اور اس کے مطابق، مدعا علیہ کے خلاف قانونی کارروائی کے لیے اس کی دی گئی رضامندی درست تھی۔

پیشکش کو قبول کرنا مشکل ہے۔ مذکورہ ایکٹ کے دفعہ 7 کے تحت رضامندی دینے کا اختیار مرکزی حکومت کے پاس ہے۔ مرکزی حکومت نے اسے ضلع مجسٹریٹ کے حوالے کر دیا ہے۔ ہمارے خیال میں، ریاستی حکومت کے لیے یہ مجاز نہیں ہے کہ وہ مزید ڈسٹرکٹ، مجسٹریٹ کو مرکزی حکومت کا ایک اختیار تفویض کرے جو مرکزی حکومت نے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو تفویض کیا ہے۔

ہری چند اگروال بنام دی بٹالہ انجینئرنگ کمپنی لمیٹڈ، اے آئی آر (1969) ایس سی 483 میں اس عدالت کا فیصلہ بھی کچھ مطابقت رکھتا ہے۔ اس عدالت نے کہا کہ جہاں، دفاع آف انڈیا ایکٹ کے دفعہ 20 کے تحت ایک نوٹیفکیشن کی بنا پر، مرکزی حکومت نے دفعہ 29 کے تحت اپنے اختیارات ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو تفویض کیے تھے، ایک ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صرف اس وجہ سے دفعہ 29 کے تحت جائیداد کا مطالبہ کرنے کا اہل نہیں تھا کہ اسے دفعہ 10 (2) کے تحت ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے تمام اختیارات دیے گئے تھے۔

اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور مسترد کر دی جاتی ہے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:16
I attest to the accuracy and integrity of this document